بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیوان حسرت موہانی

"حصہ ہشتم"

جس میں حسرت موہانی کی وہ کل اردو، ہندی اور فارسی غزلیں درج ہیں
جو بہ زمانہ "قید فرنگ ثالث" بمقام یرودا سنٹرل جیل پونا
یکم اکتوبر سنہ ۲۳ء سے ۹۔ نومبر سنہ ۲۳ء تک لکھی گئیں

مرتبہ
بیگم حسرت موہانی

جسکو
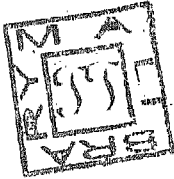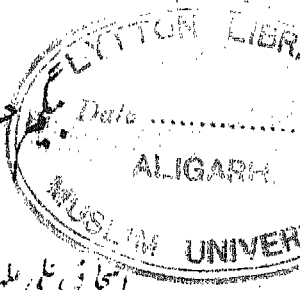
اسحاق علی علوی مالک مطبع نے اپنے

النّاظر پریس واقع لکھنؤ میں چھاپا

اور

بیگم حسرت موہانی نے کانپور سے شائع کیا

طبع اول (جملہ حقوق محفوظ ہیں) قیمت فی جلد [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

(۱) حصۂ ہفتم کی یازدہ روزہ تصنیف کے بعد یعنی یکم اکتوبر ۲۳ء سے اسوقت تک کی تازہ غزلوں کا یہ مجموعہ دیوان حسرت حصۂ ہشتم کے نام سے بامید قبول ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

(۲) حصہ ہفتم کی طرح اس حصہ میں بھی حروف ابجد کی کُل ردیفوں میں غزلیں موجود ہیں۔ دعا ہے کہ ارباب نظر کے نزدیک بے لطف و رنگ نہ قرار پائیں۔

(۳) خ، ش، ط، ظ، ع ان پانچ حرفوں کی ردیف میں تعداد اشعار کم ہے مگر اسکی تلافی حروف پ، ٹ، ڈ اور گ کی ردیفوں میں بعض ہندی چیزوں کے اضافۂ جدید سے کر دی گئی ہے۔ ان متعدد ٹھمریوں کو محبوب حسن و عشق یعنی حضرت کرشن علیہ الرحمہ کے ساتھ فقیر کی نسبت شوق و عقیدت کا نتیجہ سمجھنا چاہیے۔

(۴) دو فارسی غزلیں بھی قیام فتحپور کے اُس زمانے کی یادگار ہیں جبکہ حضرت اُستاد یعنی مولانا سید ظہور الاسلام مرحوم نیز حضرت نیاز فتحپوری کے مرحوم والد ماجد کے فیض قرب نے نظم و نثر فارسی کی مشق کا ایک خاص شوق پیدا کر دیا تھا ؎

وہ صورتیں نہ جانے کس دیس بستیاں ہیں
اب جنکے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

(۵) حصۂ ششم و ہفتم کے آغاز میں زیر عنوان "ہدیۂ شوق" جن جن معاصرین موجود و مرحوم کا نام درج ہونے سے رہ گیا تھا، اُن سب کا ذکر بطور یادگار اس حصہ کی ابتدا میں کر دیا گیا ہے۔ فقط

بندۂ محبت فقیر حسرت موہانی

۱۰- نومبر ۱۹۲۳ء مقام یروڈا سنٹرل جیل پونا

واضح ہو کہ قطعۂ مندرجۂ بالا میں ۲۰۸ تخلص درج ہیں۔ مگر ان میں سے بعض تخلص دو یا دو سے زیادہ شاعروں کے بھی ہیں۔ ان سب کو ملا کر معاصرین موجود و مرحوم کی تعداد ۲۵۰ ہوتی ہے جن کی تفصیل بقید وطن ذیل میں درج کی جاتی ہے :-

نمبر	تخلص مع وطن کیفیت	نمبر	تخلص مع وطن کیفیت	نمبر	تخلص مع وطن کیفیت	نمبر	تخلص مع وطن کیفیت
۱	مولوی محمد اسمٰعیل مرحوم میرٹھی	۲۷	تسنیم - بلند شہری	۵۳	طپش - سید یوسف حسن مارہروی لکھنوی	۷۷	نیاز - فتحپوری
۲	بندہ کاظم جاوید لکھنوی مرحوم	۲۸	ساحل - نواب سراج الدین خاں دہلوی	۵۴	رسوا - پروفیسر مرزا محمد ہادی	۸۱	دلگیر - شاہ نظام الدین اکبرآبادی
۳	پیارے صاحب رشید لکھنوی مرحوم	۲۹	اصغر - مستوطن گونڈہ	۵۵	برہم - حکیم عبدالکریم فتحپوری	۸۴	تمنا - عماد پوری
۴	سید اکبر حسین مرحوم اکبر الہ آبادی	۳۰	نسیم - سید محمد نسیم خیرآبادی	۵۶	برتر - نادر علی محمد آبادی	۸۵	رونق - پیارے لال دہلوی
۵	حافظ جلیل حسن مانکپوری	۳۱	محمد - سید محمود احمد بلگرامی	۵۸	سیاب - سید عاشق حسین اکبرآبادی	۸۶	عرش - گیاوی
۶	مولوی سید علی حیدر طباطبائی نظم لکھنوی	۳۲	کیف - میاں سید حسین احمد شاہجہانپوری	۵۹	قیصر - بدایونی ٹونک والے	۸۵	حضور - مرادآبادی
۷	رضوان مرادآبادی نعت گو مرحوم	۳۳	دلگیر - سید میر حسن مارہروی	۶۰	منظر - شاہ وارثی مانکپوری	۸۸	برق - جوالا پرشاد مرحوم لکھنوی
۸	افضل - چھوٹے میاں صاحب مرحوم	۳۴	فرح - سید محمد فرح ناروی	۶۱	داغ - سید فضل رب سنبھلی	۸۹	شہرت - اچھے صاحب لکھنوی
۹	بزم - سید عاشق حسین اکبرآبادی	۳۵	وحشت - رضا علی مستوطن کلکتہ	۶۲	ندرت - شعیب احمد میرٹھی	۹۰	ذہین - حیدرآبادی
۱۰	فصاحت - سید عباس حسین لکھنوی	۳۶	رعب - حنیف علی مرحوم شاہ آبادی	۶۳	نسیم - دہلوی شاگرد داغ	۹۱	جمل - مقبول حسین بلگرامی
۱۲	مضطر - خیرآبادی	۳۸	نازش - سید محمد حسین بدایونی	۶۴	ابر - حکیم علی محسن خاں مرحوم لکھنوی	۹۲	ضامن - لکھنوی
۱۴	صفی - سید علی نقی لکھنوی	۳۹	آزاد - سید انور حسین لکھنوی	۶۵	شرف - صاحبزادہ مشرف خاں جاوداں	۹۳	راسد - جونپوری
۱۵	شاد - سید علی محمد عظیم آبادی	۴۴	صفدر - مرزا پوری	۶۶	حشر - آغا حشر کشمیری	۹۴	قیصر - محمد [illegible]
۱۶	نائل - مرزا محمد تقی بیگ دہلوی	۴۵	ظفر - ظفر علی خاں لاہوری ایڈیٹر زمیندار	۶۸	تمنا - بریلوی	۹۵	شاطر - عبدالرحمن مدراسی
۱۸	عزیز - مرزا محمد ہادی لکھنوی	۴۶	محشر - مرزا کاظم حسین لکھنوی	۷۰	شاعر - آغا شاعر دہلوی	۹۶	شیدا - جندی پرشاد دہلوی
۲۱	نظر - منشی نوبت رائے مرحوم لکھنوی	۴۷	شفق - سید تقی حسن عمادپوری	۷۱	غریب - محمد خاں سہارنپوری	۹۹	آتی - کلب احمد جائسی
۲۲	اقبال - ڈاکٹر محمد اقبال	۴۸	چکبست - پنڈت برج نرائن لکھنوی	۷۲	دل - ضمیر حسن خاں شاہجہانپوری	۱۰۰	محوی - سید محمد حسین لکھنوی
۲۳	رخشندہ - نواب مہدی حسن خاں لکھنوی	۴۹	شوکت - سید کاظم علی بلگرامی	۷۳	قیصر - گوری شنکر دہلوی	۱۰۱	فیروز - امرتسری
۲۴	شہیر - مچھلی شہری	۵۱	فانی - شوکت علی خاں بدایونی	۷۵	جوش - شبیر حسن خاں ملیح آبادی	۱۰۲	عشرت - لکھنوی
۲۵	کوثر - خیرآبادی مرحوم	۵۲	حکیم عبدالرحیم لکھنوی	۷۶	وجاہت - جھنجھانوی	۱۰۳	بیتاب - خورجوی

۱۰۵ تیرناک - انبالوی
۱۰۶ صدق - جائسی
۱۰۹ راغب - جیلانی بدایونی
۱۱۰ فلک - لالچند لاہوری
۱۱۱ محروم - تلوک چند سرحدی
۱۱۲ حمق - مصطفٰے خاں مداح بھیونڈوی
۱۱۳ ناچو - نجیب آبادی
۱۱۴ توفیق - جلال الدین حیدرآبادی
۱۱۵ حسرت - لکھنوی
۱۱۶ بلیس - مچھلی شہری
۱۱۸ سرشار - صدرالدین ہندوکی
۱۱۹ ساغر - سیمابی علیگڈھی
۱۲۰ ناظر - چودھری خوشی محمد خاں کشمیری
۱۲۱ باسط - بسوانی
۱۲۲ زلال - بدایونی
۱۲۳ ہادی - سید محمد ہادی مچھلی شہری
۱۲۴ عزم - لکھنوی
۱۲۵ سراج - لکھنوی
۱۲۶ مہر - گوالیاری
۱۲۷ فطرت - موہانی
۱۲۸ ظریف - لکھنوی
۱۲۹ آشفتہ - دہلوی
۱۳۰ آزاد - بانکی پوری

۱۳۱ عاشق - چتوروی
۱۳۲ بیدل - شاہجہانپوری
۱۳۳ زیبا - متوطن کوٹ
۱۳۴ شجر - بنگالی
۱۳۵ موج - عظیم آبادی
۱۳۶ اسد - نواب سلیمان خاں لکھنوی
۱۳۷ صابر - کانپوری
۱۴۱ حزیں - علی حزیں لکھنوی مرحوم
۱۴۳ راسخ - عبدالرحمٰن مرحوم دہلوی
۱۴۴ حالی - پانی پتی مرحوم
۱۴۵ شبلی نعمانی اعظم گڈھی مرحوم
۱۴۶ داغ - دہلوی مرحوم
۱۴۷ امیر مینائی لکھنوی مرحوم
۱۴۸ آسی - سکندرپوری مرحوم
۱۴۹ جلال لکھنوی مرحوم
۱۵۰ اشرف - کسمنڈوی مرحوم
۱۵۱ ذکی - دہلوی مرحوم
۱۵۲ مجروح - دہلوی مرحوم
۱۵۳ عاشق دہلوی مرحوم
۱۵۴ مست - بنارسی مرحوم
۱۵۵ شوکت - میرٹھی مرحوم
۱۵۶ میر نفیس لکھنوی مرحوم
۱۵۷ اکبر - ابوالعلائی داناپوری

۱۵۸ نسیم - شبیر حسن مرحوم بھرتپوری
۱۵۹ اوج - مرزا اوج مرحوم لکھنوی
۱۶۰ تعشق - مرحوم لکھنوی
۱۶۱ منظہر - آغا منظہر مرحوم لکھنوی
۱۶۲ عارف - میر علی محمد مرحوم لکھنوی
۱۶۳ حسن - بریلوی مرحوم
۱۶۴ نجو - بدایونی مرحوم
۱۶۵ سرور - درگا سہائے مرحوم جہان آبادی
۱۶۶ ناظم - نواب ناظم علی خاں مرحوم جہانپوری
۱۶۷ گستاخ مرحوم رامپوری
۱۶۸ لطافت - مرحوم لکھنوی
۱۶۹ حبیب - کنتوری مرحوم
۱۷۰ شاد - پیرو میر مرحوم لکھنوی
۱۷۱ خورشید - لکھنوی مرحوم
۱۷۲ صفی - امروہوی مرحوم
۱۷۳ محسن کاکوروی مرحوم
۱۷۴ رسا - حیات بخش مرحوم بلہری
۱۷۵ ساقی - پنڈت جواہر ناتھ مرحوم دہلوی
۱۷۶ ظہیر - دہلوی مرحوم
۱۷۷ کامل - علی میاں مرحوم لکھنوی
۱۷۸ مشتاق - مرحوم لکھنوی
۱۷۹ عیش - شیخ فدا علی مرحوم لکھنوی
۱۸۱ رحمت - بنارسی

۱۸۲ حکیم لکھنوی مرحوم خلف اسیر
۱۸۳ اشہری - مرحوم متوطن لکھنؤ
۱۸۴ شہباز - مرحوم عظیم آبادی
۱۸۵ فتح - دوار کا پرشاد مرحوم لکھنوی
۱۸۶ بیان - یزدانی مرحوم میرٹھی
۱۸۸ نادر - کاکوروی مرحوم
۱۸۹ شگفتہ - چرنجی لال مرحوم لکھنوی
۱۹۰ شعلہ - بنواری لال مرحوم علیگڈھی
۱۹۱ شمشاد - مرحوم لکھنوی
۱۹۴ حسرت - مرحوم عظیم آبادی
۱۹۶ یوسف - مرحوم لکھنوی شاگرد اسیر
۱۹۸ ثاقب - لکھنوی
۱۹۹ انجم - نواب بہادر حسین مرحوم لکھنوی
۲۰۰ تجبر - مرحوم الہ آبادی
۲۰۱ ارشد - مرحوم گورگانی
۲۰۲ جنون میر مرحوم لکھنوی
۲۰۳ فاسق - حکیم یعقوب حسین مرحوم فرخ آبادی
۲۰۴ فضا - بسوانی مرحوم
۲۰۵ انعام - محقق کانپوری مرحوم
۲۰۶ افسر - مرحوم الہ آبادی
۲۰۷ جاہ - نواب بنیاد حسین مرحوم کانپوری
۲۰۸ رفعت - بریلوی

مذکورۂ بالا شعراء کے علاوہ:—

نمبر ۱۱ ریاض تخلص کے دو شاعر ہیں (۱) ریاض خیرآبادی (۲) ریاض گوالیاری
نمبر ۱۲ شوق " " " " (۱) شوق قدوائی (۲) شوق سہارنپوری
نمبر ۱۷ اثر " " تین " " (۱) اثر عظیم آبادی (۲) اثر مارہروی۔ اثر لکھنوی (نواب جعفر علی خاں)
نمبر ۱۹ ثاقب " " چار " " (۱) ثاقب اکبرآبادی (۲) ثاقب لکھنوی (۳) ثاقب بدایونی (۴) ثاقب کانپوری
نمبر ۲۰ بیخود " " تین " " (۱) بیخود دہلوی (۲) بیخود الہ آبادی (۳) بیخود موہانی۔
نمبر ۲۱ اختر " " تین " " (۱) اختر مینائی (۲) اختر لکھنوی (۳) اختر الہ آبادی
نمبر ۲۶ حفیظ " " دو " " (۱) حفیظ جونپوری (۲) حفیظ عظیم آبادی
نمبر ۳۰ یاس " " " " (۱) یاس عظیم آبادی (۲) یاس ٹونکی
نمبر ۳۱ احسن " " " " (۱) احسن مارہروی (۲) احسن بمبئی
نمبر ۳۲ ناطق " " " " (۱) حکیم ناطق لکھنوی (۲) مولوی ناطق مرحوم متوطن بمبئی
نمبر ۳۳ وفا " " تین " " (۱) وفا رامپوری (۲) وفا فرنگی محلی (۳) میلا رام وفا لاہوری
نمبر ۵۳ جگر " " دو " " (۱) جگر مرادآبادی (۲) جگر بسوانی
نمبر ۵۷ قمر " " تین " " (۱) نواب محمد علیخاں قمر لکھنوی (۲) قمر بدایونی (۳) بالکرشن قمر لکھنوی
نمبر ۶۷ شرر " " دو " " (۱) شرر کاکوروی (۲) شرر مشہدی لکھنوی
نمبر ۶۹ عطا " " " " (۱) عطا بدایونی (۲) عطا سہارنپوری علیگڑھی
نمبر ۶۲ طالب " " " " (۱) طالب دہلوی (۲) طالب بنارسی
نمبر ۶۸ بسمل " " " " (۱) بسمل موہانی (۲) بسمل ہوشیارپوری
نمبر ۶۹ اخگر " " " " (۱) اخگر اجیلڈھی (۲) اخگر مرحوم قاضی پوری
نمبر ۸۰ نجم " " " " (۱) نجم آفندی اکبرآبادی (۲) نجم گیلانوی
نمبر ۸۲ اطہر " " " " (۱) اطہر ہاپوڑی (۲) اطہر کانپوری
نمبر ۹۳ کیفی " " " " (۱) کیفی حیدرآبادی (۲) کیفی چڑیاکوٹی۔
نمبر ۹۴ فصیح " " " " (۱) فصیح دہلوی (۲) فصیح چھپراموی
نمبر ۹۹ عیش " " " " (۱) عیش بریلوی (۲) عیش بھوپالی
نمبر ۱۰۱ سالک " " " " (۱) سالک بٹالوی (۲) سالک گرواری
نمبر ۱۰۸ ہاشمی " " " " (۱) چودھری رحم علی ہاشمی (۲) ہاشمی فریدآبادی
نمبر ۱۰۹ قیصر " " " " (۱) قیصر الہ آبادی (۲) قیصر بھوپالی
نمبر ۱۱۷ جوہر " " " " (۱) معشوق علی جوہر (۲) جوہر رامپوری
نمبر ۱۳۸ فراق " " " " (۱) فراق دہلوی (۲) سید محمد قاسم موہانی کانپوری
نمبر ۱۳۹ اعجاز " " " " (۱) اعجاز سہسوانی (۲) اعجاز انبالوی
نمبر ۱۴۲ تسلیم " " " " (۱) تسلیم لکھنوی (۲) تسلیم نارنولی
نمبر ۱۸۷ آزاد " " " " (۱) آزاد مرحوم دہلوی (۲) مرحوم عبدالحمید وکیل حیدرآباد
نمبر ۱۸۹ شوق " " " " (۱) شوق نیموی مرحوم (۲) لاڈلے صاحب شوق لکھنوی
نمبر ۱۹۲ احسان " " " " (۱) احسان شاہجہانپوری (۲) احسان رامپوری
نمبر ۱۹۵ بقا " " " " (۱) بقا لکھنوی (۲) خواجہ مرتضیٰ بقا
نمبر ۱۹۶ تجمل " " " " (۱) تجمل جلالپوری (۲) تجمل اُستاد مرحوم راجہ صاحب محمودآباد۔ فقط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ردیف الف

عہدِ یک عمرِ فراغت سے بھی خوشتر گزرا
وہ جو اک لحظہ تری یاد میں ہم پر گزرا

تیرے انکار سے اربابِ تمنا کے لیے
وصل کا دن بھی شبِ غم کے برابر گزرا

تجھے اب اس کے تعجب ہے کہ عرصہ اتنا
آج تک تیری جدائی کا یہ کیونکر گزرا

جگر و دل میں سلامت نہ رہی ایک بھی کشت
جس طرف سے کہ ترے ناز کا لشکر گزرا

یہ بھی اک بات ہے غیروں کے ستانے کو فقط
التفاتِ نگہِ یار سے میں در گزرا

لوگ سب جان گئے چھپ نہ سکی شوق کی بات
میں گلی سے جو تری ہو کے مکرر گزرا

"تبلیغ" آگرہ

اب وہ آئیں بھی تو کیا، رو دیں بھی تو کیا حسرتؔ
ہجر میں تجھ کو جو کرنا تھا سو تو کر گزرا

۱۱- دسمبر ۱۹۲۳ء

معطر پا کے بوئے حسن سے سارا بدن اپنا
وہ سونگھا کرتے ہیں خود بھی تو اکثر پیرہن اپنا

رقیبوں کی ہمارے بعد اب اتنی بھی کیا کثرت
کبھی تم غور سے دیکھو تو تنگ ہے انجمن اپنا

ارادہ آج بے خوف و خطر ہے اُنکی محفل کا
محبت میں کوئی دیکھے تو یہ دیوانہ پن اپنا

کچھ اس عالم میں وہ بے پردہ نکلے سیرِ گلشن کو
کہ نسرین اپنی خوشبو، رنگ بھولی نسترن اپنا

وہ رحم آیا تجھے مجبوریِ شوقِ شہادت پر
خبر لے ہاتھ کی خنجر سنبھال اے تیغ زن اپنا

ہمیں معلوم ہے سب حال اُسکے حسنِ ابتر کا
بناوٗ اتنا نہ دکھلائے وہ زلفِ پُرشکن اپنا

"ترچھی نظر" لکھنؤ

سبھی کچھ ہو گیا اُن کا ہمارا کیا رہا حسرتؔ
نہ دیں اپنا نہ دل اپنا نہ جاں اپنی نہ تن اپنا

۶- فروری ۱۹۲۴ء

بغداد[1] ہی دیا لو کھو دیا
ہم ہوں گر بیٹھیں یا رچو یا

[1] حضرت غوث پاک رح۔

برہ کی ماری نپٹ دکھیاری
تاکت کب لگ دوُرے نیّاں

پار اُتار پیا سے ملاؤ — رزّاق[1] پیا، بانسے[2] نگر کے سیّاں — ۲-اکتوبر سنہ ۲۳ء

حضرت مولانا عبدالباری صاحب قبلہ
بانسے نگر کے فرنگی محل[3] کے
ایکیٔ نام کے دُئی دُئی کنھیّا
۲۶-اکتوبر سنہ ۲۳ء

رزّاق[4] وہاب[5] پیا بن حسرت — ہمری بپتا کا سے کون سنیا

ردیف "ب"

دل کو امیدِ وصل ہے تمہیدِ اضطراب — تسکینِ اضطراب ہے تائیدِ اضطراب
جوشِ ہوس کا حال یہی ہے تو ہو چکی — ارباب اشتیاق سے تجدیدِ اضطراب
میرے لیے ہجوم تمنا سے فی المثل — شامِ شبِ وصال ہوئی عیدِ اضطراب
مطلب نہ تھا کچھ اور ترے التفات کا — کی تھی نگاہِ یاس کو تاکیدِ اضطراب
حیرانیٔ فراق میں کچھ بھی رہا نہ یاد — توصیفِ انتظار نہ تمجیدِ اضطراب
آنے میں انکے دیر ہوئی کچھ تو روزِ وصل — کی بڑھ کے آرزو نے بھی تقلیدِ اضطراب

۲۱-اکتوبر سنہ ۲۳ء

مشرق، گورکھپور
انکو بھلا تسلیٔ حسرت سے کیا غرض
مدّ نظر ہے کوششِ تجدیدِ اضطراب
۱۱-دسمبر سنہ ۲۳ء

ردیف "پ"

چین ہوئے نہ شام کی پریت کا پاپ — کو دُکا سے کرت ہے پشچاتاپ — ۱۴-اکتوبر سنہ ۲۳ء

"پریمی" کانپور
نینہ کی آگ تاں تن من مارے
کب لگ جلت رہی چپ چاپ
۶-نومبر سنہ ۲۳ء

[1] حضرت سید عبدالرزاق بانسوی [2] بانسہ ضلع بارہ بنکی [3] فرنگی محل لکھنؤ [4] حضرت شاہ عبدالرزاق لکھنوی فرنگی محلی [5] مرشدی حضرت شاہ عبدالوہاب لکھنوی فرنگی محلی۔

سب حسرت بھول کے میل ملاپ		دین دیال بھئی دُکھ دائک

ردیف "ت"

اُس شوخ کے آنے کی تمنا ہے قیامت
کیا کیا دلِ مشتاق میں برپا ہے قیامت

گھنگھور گھٹاؤں کے اندھیرے بھی ساقی
رنگینیِ صہبا کا اُجالا ہے قیامت

رعنائی میں آفت ہیں ترے لب تبسم
خوبی میں تری نرگسِ شہلا ہے قیامت

دل دے کے ہیں جان بھی دینی ہی بنیگی
اُس شوخِ ستمگر کا تقاضا ہے قیامت

یاروں سے ترا محفلِ اغیار میں ظالم
ظاہر کا یہ اظہارِ مدارا ہے قیامت

کیا آگ ہوا ہے دلِ مہجور یہ سُن کر
گلشن میں ہوا پر گُلِ حمرا ہے قیامت

[illegible]

۱۰- دسمبر ۲۳ء	دُور اُن سے کہاں نیند کسے آئیگی حسرت تنہائی میں ہر رنجِ شبِ یلدا ہے قیامت	"پربھا" کانپور

دل کی یہ کیا مجال کہ لائے خیالِ دوست
مجھ میں کہاں یہ حال کہ دیکھوں جمالِ دوست

بیجا ہے غیر سے مری نسبت سوالِ دوست
سنتے ہیں دوست بھی کہیں دشمن سے حالِ دوست

عاشق نے تجھ سے پھر بھی کیا شکوۂ جفا
سچ پوچھیے تو ہم سے بجا ہے ملالِ دوست

پردے نظر پہ کثرتِ خوبی کے پڑ گئے
چاہا مگر نہ دیکھ سکے ہم جمالِ دوست

نعم البدل ہے عیشِ دو عالم کا رنجِ عشق
خالی ہے جس سے دل یہ وہ نورِ خیالِ دوست

مائل ہیں جس کی شانِ جفا کے بھی اہلِ شوق
یکتا ہے دلبری کے ہنر میں کمالِ دوست

[illegible]

یکم دسمبر ۲۳ء	کافی ہے اہلِ درد کو حسرت دوائے غم اور کیوں نہ ہو کہ غم ہے غمِ لازوالِ دوست	"گلزارِ سخن" پونہ

ردیف "ٹ"

رنگ بھبھوت، بسے برج گھاٹ	[illegible]	من لاگی پریت چوگک چاٹ
۷؍ نومبر ۲۳ء	شیام نگر کی ٹھیک بھلی ہے باٹ	"پربھا" کانپور

کاکربی لے راج پاٹ

پھولن سیج بسا رکے حسرت	کھری اوڑھ بچھاوت ٹاٹ

ردیف ''ث''

ترکِ جفا کی اُن سے تمنا نہ کر عبث	اے دل وفا کے نام کو رسوا نہ کر عبث
مدہوشیوں سے کام رہے بزمِ غیر میں	میرا لحاظ اے گلِ رعنا نہ کر عبث
کیا ہے سادگی میں ترا حسنِ دلفریب	آرائشِ جبیں کا ارادا نہ کر عبث
اے چشمِ شوق تجھکو مذاقِ نظر کہاں	دیدارِ حسنِ یار کا دعوا نہ کر عبث
مرنے کو ہم خود آئے ہیں ہو جائینگے نثار	دل لے کے جان کا بھی تقاضا نہ کر عبث
زاہد کسے ہے عاقبتِ کار کی خبر	حسنِ عمل پہ دیکھ بھروسا نہ کر عبث

''تمدن'' دہلی	جوشِ جنونِ عشق اُدباشے سے دب چکا حسرت علاجِ خاطرِ شیدا نہ کر عبث	۲- فروری ۲۲ء

ردیف ''ج''

تم بن کون سنے مہاراج	راکھو بانہہ گہے کی لاج

''نگار'' بھوپال	بر جموہن جب سے سن ہے ہم بھولن سب کام کاج	۲۳- اکتوبر ۲۳ء

''کوراج'' ''سوراج'' سب بھول کے حسرت	اب مانگت ''پریم راج''

ردیف ''ح''

اہلِ دل ہیں فدائے نغمۂ روح	کہ بقا ہے فنائے نغمۂ روح
دل ہے مضطر برائے نغمۂ روح	چھیڑ مطرب نوائے نغمۂ روح
عرش پر ہے دماغ چنگ و سرود	اے زہے کبریائے نغمۂ روح
دل میں اپنے اتر گئی حسرت	درد بنکر دوائے نغمۂ روح

غم کا آغاز تھا ترانۂ دل — موت ہے انتہائے نغمۂ روح

وجہ تسکین عشق ہو نہ سکا — شغل کوئی سوائے نغمۂ روح

کر رہے دل کی غنچگی کو بھی دور — اے گل جانفزائے نغمۂ روح

پردۂ ساز میں نہاں ہے ہنوز — شاہد دلربائے نغمۂ روح

"خلافت" بمبئی — کس قدر دلپذیر ہے حسرت / اثر دیر پائے نغمۂ روح — ۱۰- جنوری سنہ ۲۴ء

ردیف "خ"

اُسے شوقِ جنت نہ پروائے دوزخ — عجب حال ہے تیرے عاشق کا آوخ

درازی میں سو سو برس کی ہے منزل — رہِ وصلِ جاناں کا ایک ایک فرسخ

[illegible]

"اودھ اخبار" لکھنؤ — پے قتلِ حسرت وہ آئے ہیں لیکن / نہ خنجر نہ ہے دستِ نازک میں ناچخ — ۶- فروری سنہ ۲۴ء

ردیف "د"

اے دردِ تو بپایۂ درماں رسیدہ باد — خارِ غمت بجانِ محباں خلیدہ باد

تنہا لا کز تو قطع کنم رشتۂ امید — گوید گرش بُریدہ کسے گو بُریدہ باد

باشد کہ دلفریب شود دلفریب تر — رنگِ رخش بہ عشقِ رقیباں پریدہ باد

تا چند پا سداریِ دامان و جیبِ صبر — شادم کہ پارہ کردم و خواہم دریدہ باد

شوقِ رخ تو خوبتر از روے خوب تست — حسنِ رخت ندیدم و یارب ندیدہ باد

اے مایۂ حیات بہ بازارِ حسن و عشق — جنسِ غمت بجانِ عزیزاں خریدہ باد

[illegible]

"نگار" بھوپال — رنجِ فراقِ یار کہ از یار می رسد / خوش میرسد بہ حسرتِ حیراں رسیدہ باد — ۳۰- اکتوبر سنہ ۲۴ء

ردیف "ذ"

نامۂ یار کو سمجھو تو ہے کیا کاغذ
اور نہ سمجھو تو پھر اک وہ بھی ہے پرزا کاغذ

لے کے اس شوخ کی رنگینیِ تحریر سے حسن
بنگیا تختۂ جنت کا نمونا کاغذ

دل اڑا لے گا ہزاروں کا ہوا میں اڑکر
ہاتھ میں ہے جو ترے اے گلِ رعنا کاغذ

دمِ تحریر، مری چشمِ تمنا بن کر
دیکھتا ہے تری صورت کا تماشا کاغذ

نامہ کیا آئے ترے بے سروسامانوں کا
نہ قلم جن کو میسّر نہ مہیّا کاغذ

روشنی بخشِ نظر پھر بھی ہے، حالانکہ نہیں
انکے نامے کا مذہّب نہ مطلّا کاغذ

جس میں دو حرف کبھی اسنے لکھے تھے حسرتؔ
ہمنے سو بار وہ آنکھوں سے لگایا کاغذ

"زمیندار" لاہور — ۲۴ - فروری سنہ ۲۴ء

ردیف "ر"

کہدیا خوب! "ہمکو پیار نہ کر"
جبر اتنا بھی اختیار نہ کر

محفلِ غیر میں خدا کے لیے
تو مجھے یاد بار بار نہ کر

دیکھ اے احتیاطِ پاسِ جنوں
خار سے ڈر کے ہمکو خوار نہ کر

دشمنِ اہلِ اشتیاق نہ بن
حسنِ رخ کو نقاب دار نہ کر

وعدہاے دروغِ تسکیں سے
اور بھی دل کو بیقرار نہ کر

پاش اے خونفشانیِ غمِ عشق
دامنِ جاں کو لالہ زار نہ کر

دیکھے اہلِ ہوس کو قولِ وصال
عشقبازوں کو شرمسار نہ کر

ہو غریبوں پہ بھی نگاہِ کرم
دیکھ اے چشمِ یار عار نہ کر

کم ہے اے دل وہ داغ دیں جتنے
شوق سے کھائے جا شمار نہ کر

سوزِ غم کو بھی سازِ عیش سمجھ
عشق میں فرقِ نور و نار نہ کر

دلِ اہلِ ہوس نشانہ نہ ہو
کون کہتا ہے تو شکار نہ کر

بیخودی شوق کی ہے خوب اے دل
رنجِ افزائشِ خمار نہ کر

۱۰- اپریل سنہ ۲۴ء

"ہزار داستاں" لاہور — شرمِ دعوائے عشق رکھ حسرت / فکرِ غمہائے روزگار نہ کر — ۱۰ جون ۱۹۲۴ء

ردیف "ڈ"

برہ کی رین کٹے نہ پہاڑ — سونی نگریا پڑی ہے اُجاڑ

"پربھا" کانپور — نردئی شیا ہم پردیس سدھارے / ہم دکھیا بن چھوڑ چھاڑ — ۶۔ نومبر ۱۹۲۳ء

کاہے نہ حسرت سب سُکھ سمپت — تج بیٹھن گھر بار کواڑ

ردیف "ز"

امیدِ انتظار سے ہرگز نہ آئے باز
ہم شوقِ لطفِ یار سے ہرگز نہ آئے باز

جورِ غرورِ حُسن پہ بھی اہلِ آرزو
اظہارِ انکسار سے ہرگز نہ آئے باز

ہم تھے وہ بلبلِ اصول کہ باوصفِ ہجرِ یار
گلچینیِ بہار سے ہرگز نہ آئے باز

میخواریاں نہ چھوٹ سکیں نذرِ بادہ کش
اندیشۂ خمار سے ہرگز نہ آئے باز

کیونکر نہ سرگراں ہو ترا لطفِ بے حساب
داغوں کے ہم شمار سے ہرگز نہ آئے باز

ہم کو بھی اُس سے کام نہیں کچھ تو نہیں سہی
دل خواہشِ قرار سے ہرگز نہ آئے باز

ہم باز آئے عشقِ بتاں سے مگر کہاں
خواہش کے اعتبار سے ہرگز نہ آئے باز

ہم نے گناہِ شوق میں مطلق کمی نہ کی
وہ جورِ لطف کار سے ہرگز نہ آئے باز

"زمیندار" لاہور — مجبورِ آرزو تھے جو حسرت سو مر کے بھی / شوقِ لقائے یار سے ہرگز نہ آئے باز — ۲۵ دسمبر ۱۹۲۳ء

ردیف "س"

عشق اب ہے نہ عاشقی کی ہوس
ہم ہیں اور دل سے بیدلی کی ہوس

غنچۂ شوق ہے فسردہ یاس
مٹ چکی سب شگفتگی کی ہوس

رہ نہ جائے ترے تغافل سے
کہیں جی ہی میں اپنے جی کی ہوس

عشق ہر چند رامِ حسن رہا / پر نہ چھوٹی برابری کی ہوس

ہم بھی حاضر ہیں بندگی کے لیے / آپ کو ہو جو صاحبی کی ہوس

اہلِ شکوۂ جفا ہے وفا / یا یہ نیکی کو ہے بدی کی ہوس

لے گئی دل سے خوفِ رنجِ خمار / زندگیہائے سرخوشی کی ہوس

ہمکو اُن کی درشت خوئی سے / ہے عبث لطف و آشتی کی ہوس

کیوں نہ ہو دلبروں کو شوقِ ستم / اہلِ دل کو ہے بیکسی کی ہوس

بیخودی ہائے عاشقاں کو نہیں / عاقلیہائے آگہی کی ہوس

"خلافت" بمبئی	عشقِ حسرت کو ہے غزل کے سوا نہ قصیدے نہ مثنوی کی ہوس	۱۵- دسمبر سنہ ۲۲ء

ردیف "ش"

جان ہے اپنی آب و گل کی خلش / مٹ چکی دل سے دردِ دل کی خلش

ق

مدتیں ترکِ عاشقی کو ہوئیں / کہ رہا دل نہ زخمِ دل کی خلش

گاہ گاہ اب بھی ہوتی ہے محسوس / مگر اک شوقِ مشتعل کی خلش

دل سے، محروم ہو کے بھی نہ مٹی / آرزو ہائے منفعل کی خلش

"مسلم" دہلی	نہ رہا دل میں تھا جو کچھ حسرت مگر اک دردِ مضمحل کی خلش	۱۱- دسمبر سنہ ۲۳ء

ردیف "ص"

نہ ہوئے آپ آشنائے خلوص / نہ سُنی میری التجائے خلوص

ہم ہیں بیزار کبر و عُجب و ریا / کیوں نہ درکار ہو دوائے خلوص

طے کرائے دل بہ زورِ علم و عمل / راہِ بیم و رجا بپائے خلوص

زہد، حیران کا یہ عشق ہوا / ہم میں پا کر نہ کچھ سوائے خلوص
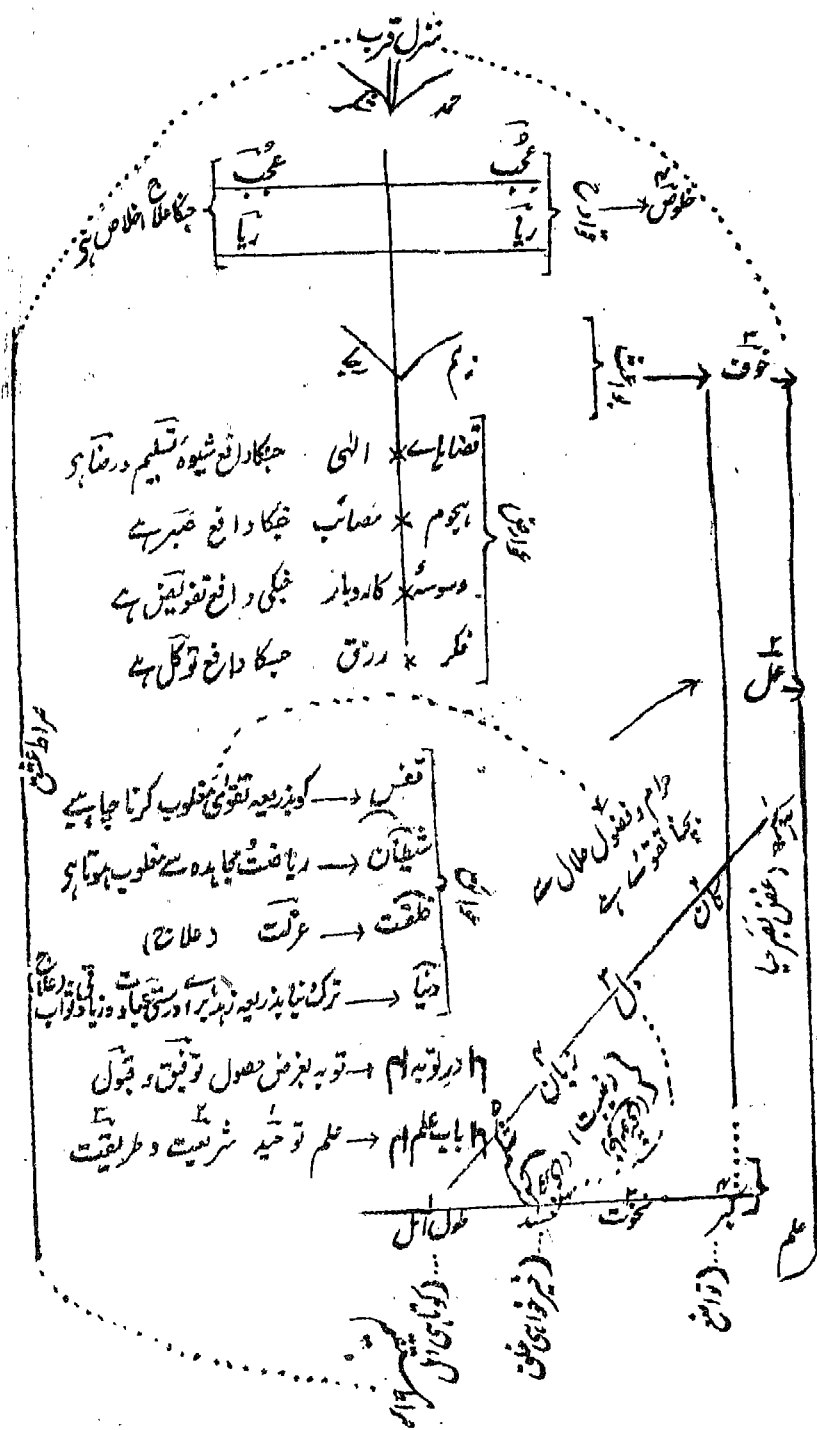
بڑھ چلی اُن کی بیرخی، گویا ۔۔۔ تھی سزائے ہوس جزائے خلوص
تم دعا کو بھی التجا سمجھے ۔۔۔ تھی وہ حالانکہ اک صدائے خلوص

(ق)
زہد و تقوےٰ، ریاضت و عزلت ۔۔۔ بن گئے جبکہ دست و پائے خلوص
نفس و شیطان و غفلت و دنیا ۔۔۔ سب پہ غالب ہوئی دعائے خلوص

دل کا تقوےٰ ہے خیرخواہیٔ خلق ۔۔۔ ہو بشرطیکہ بر بنائے خلوص

(ق)
فکرِ رزق و مصائبِ تقدیر ۔۔۔ عارضِ حال تھے بجائے خلوص
سو بہ صبر و توکل و تفویض ۔۔۔ بن گئے شیوۂ رضائے خلوص

[illegible]
توبہ و علم و حمد و شکر ہیں باب ۔۔۔ شہر ہے شہر پُر فضائے خلوص
ذکر و فکر و ریاض و صوم و صلوٰۃ ۔۔۔ سارے جھگڑے ہیں اک برائے خلوص
اور حقیقت میں ان کے سب کے سوا ۔۔۔ عشق ہے اصلِ مدعائے خلوص

"الناظر" لکھنؤ

اُنکو اب ضد یہ ہے کہ حسرت بھی ۔۔۔ شوق ظاہر کرے بجائے خلوص

۵۔ مارچ ۲۴ء

ردیف "ض"

دلربائی تھی آشتی سے غرض
اب اُنھیں کیا بھلا کسی سے غرض

ہم سے رندوں کی ہو چکی پوری
ساقیا لطفِ یک شبی سے غرض

بیٹھے ہیں اُنپہ سب نثار کیے
دل سے کچھ کام ہے نہ جی سے غرض

ہمکو اُن سے نہ دل کا ہے دعوی
نہ گواہی نہ شاہدی سے غرض

کچھ نہیں اور عاجزی کے سوا
ہمکو اظہارِ عاجزی سے غرض

اُنکی تحریرِ خام بھی ہے عزیز
کہ نہیں ہمکو خوشخطی سے غرض

کچھ نہیں جانتے وفا و جفا
جنکو ہے آپ کی خوشی سے غرض

حنفی ہیں، نہ مالکی، نہ ہمیں
حنبلی سے نہ شافعی سے غرض

ہم کہ خالص ہیں پیروِ اسلام
اور رکھتے نہیں کسی سے غرض

نسبتِ حسنِ یار کا ہے لحاظ
ورنہ کیا ہم کو عاشقی سے غرض

کچھ نہیں میرے حالِ زار کا پاس
آپ کو اپنی دل لگی سے غرض

جنکی ہے حسنِ دائمی پہ نظر
کیا اُنھیں عشقِ عارضی سے غرض

دل کو اک ترکِ عشق پر بھی رہی
حسن کی خواہشِ خفی سے غرض

ہو کے حیرانِ کارِ عشق ہمیں
دل سے ہے اپنی بیدلی سے غرض

حال ابتر ہے عاشقوں کا تو ہو
زلفِ جاناں کو برہمی سے غرض

اب ہے اُس بندۂ تغافل کو
دوستی سے نہ دشمنی سے غرض

ہیچ دانِ خدا نہیں رکھتے
سرو سامانِ آگہی سے غرض

رکھتے ہیں عاشقانِ حسنِ سخن
لکھنوی سے نہ دہلوی سے غرض

۹ - نومبر ۲۴ء

پاسِ خاطر ہے حسنِ خوباں کا
ورنہ حسرتؔ کو شاعری سے غرض

"زمانہ" کانپور — ۸ - فروری ۲۴ء

ردیف "ط"

الفت نہ مودّت نہ مروت کے شرائط — پورے ہوئے کون اُس سے محبت کے شرائط

اب دیر نہیں کچھ تری شہرت میں کہ واعظ — موجود ہیں سب کشف و کرامت کے شرائط

تہذیبِ نظر سے ترے دیدار کے طالب — پورے تو کریں پہلے زیارت کے شرائط

محفل میں تری جذبِ محبت بھی دل نے — طے کر لیے پہلے سے وکالت کے شرائط

[illegible]

"درویش" دہلی	رکھتے ہیں عبث چشم ولا ہم سے وہ حسرت تا ہو وہ ہوئے حق سے خلافت کے شرائط	۶- فروری ۲۴ء

ردیف "ظ"

کیا ہے اگر ذرا نہ کرے تو حسیں لحاظ — کرتا ہے عاشقوں کا کوئی بھی کہیں لحاظ

رکھنی تھی اپنے چاہنے والوں کی بھی خبر — اس کا مگر تمہیں تو ذرا بھی نہیں لحاظ

ہر حال میں ترے جو رہے ہوں نیاز مند — ایسوں کا تو ضرور رہے اے نازنیں لحاظ

اُن سے جفائے یار کا شکوا نہ ہو سکا — عہدِ وفا کا تھا جو دمِ واپسیں لحاظ

"نور" کلکتہ	حسرت مرے سرشکِ محبت کی قدر کا رکھنے لگی ہے خوب مری آستیں لحاظ	۶- فروری ۲۳ء

ردیف "ع"

ظلمتیں دل کی ہوں نہ کیوں مرفوع — کہ ہوا بدرِ عشق یار طلوع

مذہبِ عشق ماہر و یاں سے — دل کو سب یاد ہیں اصول و فروع

تو جو ساقی ہے تو شغلِ شراب — محتسب بھی کہے کہ ہے مشروع

عیشِ جاں بھی ہے جس پہ دل سے نثار — کس قدر دردِ عشق ہے مطبوع

"معیارِ سخن" مالیگانون	خاکسارانِ عاشقی حسرت کچھ نہیں جانتے سجود و رکوع	۶- فروری ۲۴ء

ردیف "غ"

آئینہ دیکھیے کہ سب آئے نظر دروغ
"بےمثل ہم ہیں" قول ہے یہ سربسر دروغ

ہم اُن پہ مرکے زندۂ جاوید ہو نہ جائیں
ٹھہرے کہیں نہ حکمِ قضا و قدر دروغ

دلداریوں کے واسطے کب ہے یہ دلبری
اتنا تو ہم سے بول نہ اے فتنہ گر دروغ

تسکینِ غم کی اور تو کیا دل کو ہو اُمید
ٹھہرا جفائے یار کا ٹھہرے مگر دروغ

۳- نومبر ۱۹۲۲ء

"گلزارِ سخن" پونا	**حسرت** یہ ہجرِ یار میں کیا حال کر لیا دعوےٰ صبر آپ کا تھا کس قدر دروغ	۶- فروری ۱۹۲۳ء

ردیف "ف"

اللہ رے ترا حجاب کا شف
دیوانہ ہے جس پہ روحِ عارف

عاشق وہ کہاں جو غیبِ حق سے
پیہم نہ سُنے نویدِ ہاتف

منظور اُنھیں جو ہو تو غم بھی
ہے دل کو سُرور کا مرادف

معلوم ہیں اشکبارِ غم کو
سب دل کے مداخل و مصارف

درکار ہے جائے نسبتِ شوق
زاہد کو وسیلۂ وظائف

برہم ہیں وہ آج، دیکھنا ہے
اگرتی ہے کدھر یہ برقِ خاطف

۳- نومبر ۱۹۲۲ء

"نظام المشائخ" دہلی	طالب ہے وصال کا تو **حسرت** رکھ وردِ "عوارف المعارف"	۶- فروری ۱۹۲۳ء

ردیف "ق"

پڑھیے اسکے سوا نہ کوئی سبق
خدمتِ خلق و عشقِ حضرتِ حق

گفتگو سب ہے، جز حکایتِ شوق
محض بیکار زق زق و بق بق

ترکِ غم پر بھی دردِ دل کا رہا
سالہا سال آرزو کو قلق

ہو گئے نورِ عشق سے روشن
دل پہ ارض و سما کے جملہ طبق

۳- نومبر ۱۹۲۲ء

نگہِ شوق میں سما نہ سکا — جلوۂ حسن سکبہ تھا مطلق

وصل میں بھی غذائے روح رہا — دردِ فرقت بقدرِ سدِ رمق

مٹ گئے دل سے عاشقی کے نقوش — رہ گیا سادہ زندگی کا ورق

کیا ہوئے اب وہ مشغلے غم کے — دلِ مضطر کی جن سے تھی رونق

ماخذ	شعر	تاریخ
"شوکت" بمبئی	شعر حسرت نے سارے کھول دیے عشق بازی کے عقدہ ہائے ادق	۲۲- جنوری سنہ ۳۱ء

ردیف "ک"

احباب نہ آئے کوئی پیغام اجل تک — مجبور تھے کیا کیا ترے مہجور بھی کل تک

پایا نہ کسی نے ترے وحشی کا ٹھکانا — سب ڈھونڈھ پھرے شہر و بر و دشت و جبل تک

عاشق ہوں تو ہو زہد کے جھگڑوں سے رہائی — سب ہیں یہ بکھیڑے ہوس علم و عمل تک

خالی نہ ہمیں غم سے ملا ایک بھی لحظہ — لے شام ابد دیکھ چکے صبح ازل تک

داعی ہے محبت کا تری زہد بھی جس کو — معلوم نہیں شکر و شکایت کا محل تک

اب کچھ نہیں مطلوب قناعت کی بدولت — ہے حاصلِ حرص اب رہی طولِ امل تک

(۱۰- نومبر ۳۰ء)

ماخذ	شعر	تاریخ
"شوکت" بمبئی	ہم جامی و حافظ کے بھی قائل ہیں پہ حسرت خوبی میں نہ پہونچا کوئی سعدی کی غزل تک	۱۰- جنوری سنہ ۳۲ء

ردیف "گ"

من موہن شیام سے نین لاگ — نس دن سلگ رہی تن آگ

(۲۱ اکتوبر ۳۲ء)

ماخذ	شعر	تاریخ
"پربھا" کانپور	برہ کی رین نپٹ اندھیاری رووت دھووت کٹت جاگ جاگ	۶- نومبر سنہ ۳۲ء

پریم کا روگ لگا کے حسرت — راگ رنگ سب دین تیاگ

ردیف "ل"

موسے چھیڑ کرت نند لال[1] | لیے ٹھاڑے ابیر گلال

ڈھیٹھ بھئی جن کی برجوری
اورن پر رنگ ڈال ڈال

"زمانہ" کانپور — ۲۷-اکتوبر سنہ ۲۳ء

ہم ہوں جو زلیخا سے کے حسرتؔ | ساری یہ چھل بل نکال

ردیف "م"

رنج راحت ہے سکون غم ہجراں کی قسم
یاد جاناں کی قسم جلوۂ جاناں کی قسم

تجھ کو مجبور جو دیکھا ہے تو اے پیکر ناز
مست ہم بھی ہیں تری مستی لرزاں کی قسم

شوق سے جو رکے جائیں وہ ارباب وفا
خوش بہر حال ہیں عیش غم پنہاں کی قسم

کافر عشق ہیں نظارۂ خوباں ہیں ہمیں
سیر جنت ہے ہوس کاری ایماں کی قسم

کیا تھے ہم ہو گئے اک ساغر سے کیا ہم
جادو گردش پیمانۂ گرداں کی قسم

پیکر خاکی عشاق بھی ہے صورت دل
سر بسر نور ترے حسن درخشاں کی قسم

۵-اکتوبر سنہ ۲۳ء

حسرتؔ اب کیوں ہے وہ پڑتے ہیں کہ انداز وفا
"ہم نہ دیکھیں گے انھیں دیدۂ حیراں کی قسم"

"جامعہ" علی گڑھ — ۶-فروری سنہ ۲۴ء

مایوس ہو چکے تھے ازل ہی میں فنا سے ہم
اس انتہا کو جانتے ہیں ابتدا سے ہم

گویا وہ سب سنا ہی تو دیگی وہاں کا حال
کیا کیا سوال کرتے ہیں باد صبا سے ہم

دنیا کی نامرادی پیہم کے عذر پر
محشر میں تم کو مانگ نہ لینگے خدا سے ہم

بنکر گدائے عشق گئے تھے مگر پھرکر
سلطان ہوکے یار کی دولتسرا سے ہم

عرض کرم سے پہلے ہی بولے وہ روز وصل
شرمندہ ہوں کہیں نہ تری التجا سے ہم

اس انجمن کے شوق میں جی کا زیاں سہی
اک بار انکو دیکھ تو لینگے بلا سے ہم

کیا کیا ہوس کو آتی ہے خوشبوئے آرزو
آنکھیں جب اپنی ملتے ہیں انکی ردا سے ہم[2]

[illegible]-۱ [illegible] سنہ [illegible]

[1] سری کرشن [2] مرحوم حکیم عبد الہادی خاں رامپوری

محروم یاں بھی جن کی ہیں عنوانِ التجا — کہتے ہیں وہ کہ ڈرتے ہیں اہلِ دغا سے ہم

"الناظر" لکھنؤ

حسرت خیالِ غیر سے بیگانہ ہوگئے
مانوس ہوکے اُس نگہِ آشنا سے ہم

۳۰- اکتوبر ۱۹۲۲ء

ردیف "ن"

[illegible]

نغمہ و مے کا حکم عام نہیں — عاشقوں پر یہ کچھ حرام نہیں
ظرفِ رنداں کی آزمائش ہے — بزمِ ساقی میں دورِ جام نہیں
فتنۂ عشوہ گفتگو ہے تری — محشرِ ناز ہے خرام نہیں
جلوہ فرما وہ اب ہوئے بھی تو کیا — کوئی مشتاق زیرِ بام نہیں
کبھی اقرار ہے کبھی انکار — کچھ تری بات کو قیام نہیں
ہم بھی رکھتے ہیں کس سے چشمِ کرم — رحم کا اُنکے دل میں نام نہیں
کاٹ دی اُس نے سب کی قیدِ حیات — ایک نخچیر زیرِ دام نہیں
کر دیا تونے پختہ کارِ ستم — اب کوئی شوق دل میں خام نہیں
سخت عاصی ہے شاد خاطرِ زہد — گر ترے کفرِ غم کی رام نہیں
دل کے جامِ زمردیں کے لیے — کیا مئے شوق لالہ فام نہیں

"زمانہ" کانپور

عید میں بھی شراب سے انکار:
کچھ یہ حسرت مہِ صیام نہیں!!

۱۰- دسمبر ۱۹۲۳ء

[illegible]

چپ ہیں کیوں آپ سے غم سے جو دلگیر نہیں — اب نہ کہیے گا تری آہ میں تاثیر نہیں
کیا وہ یوں ہم سے ہیں راضی کہ نہیں ہیں راضی — کیا یہ وہ خواب ہے جس خواب کی تعبیر نہیں
وہ بھی چپ ہم بھی ہیں خاموش بہنگامِ وصال — کثرتِ شوق بہ اندازۂ تقریر نہیں
اُنکی چتون سے جو آئی ہے نکل کر دل میں — مایۂ نازِ ہوس ہے خلشِ تیر نہیں
شوق کو یادِ رخِ یار نہ ہوگی کافی — کہ یہ قرآن ہے قرآن کی تفسیر نہیں

کون کہتا ہے سیہ خانۂ غم کو بے نور
کیا مرے دل میں ترے حسن کی تصویر نہیں

دل کو بیچارگیِ جوشِ جنوں کا ہے خیال
ورنہ کچھ رنجِ گرانباریِ زنجیر نہیں

ہم جفا سے بھی ہیں راضی کہ جفا ہے تیری
غیر کی طرح ہمیں شکوۂ تقدیر نہیں

اُن سے ملنا بھی خدا ساز ہوا ہے اپنا
کامیابی مری شرمندۂ تدبیر نہیں

ہر ادا قاتلِ سفاک ہے لے شوخ تری
کیا ہوا دستِ نزاکت میں جو شمشیر نہیں

"خلافت" بمبئی

کون قائل ہو ترے صدقِ طلب کا حسرت
محفلِ یار میں کچھ بھی تری توقیر نہیں

۱۵- دسمبر ۱۳ء

ردیف "و"

جسنے سونگھی ہو تری زلفِ سیہ کار کی بُو
کیا پسند آئے اُسے نافۂ تاتار کی بُو

آج تک جس سے معطر ہے محبت کا مشام
آہ کیا چیز تھی وہ پیرہنِ یار کی بُو

لے پیے مست کیے دیتی ہے اے پیرِ مغاں
مے پرستوں کو ترے ساغرِ سرشار کی بُو

ہوس انگیزِ تمنا ہے لبِ یار کا رنگ
روشنی بخشِ نظر ہے مے گلنار کی بُو

زہر کیونکر نہ لگے گلشنِ جنت کی بہار
جبکہ یاد آئے ترے اُترے ہوئے ہار کی بُو

دلدہی سے بھی تری بڑھکے ہے کچھ روزِ فراق
دلنوازی میں ترے نامۂ دلدار کی بُو

۱۹- اکتوبر ۱۹۲۳ء

"ترچھی نظر" لکھنؤ

مستیِ حسن کے درجوں میں ہے کامل حسرت
شاہدانِ دکن و بلخ و فرخار کی بُو

۱۱- دسمبر ۲۳ء

ردیف "ہ"

خیالِ غیر کو دل سے مٹا دو یا رسول اللہ
زمرۂ کو اپنا دیوانہ بنا دو یا رسول اللہ

تجلی طور پر جس نور کی دیکھی تھی موسیٰؑ نے
ہمیں بھی اک جھلک اُسکی دکھا دو یا رسول اللہ

علیؑ آگاہ جس سے ہو کے بابِ علم کہلائے
وہ رازِ عشق ہمکو بھی بتا دو یا رسول اللہ

حسینؑ ابنِ علیؑ کے صبر نے جس کے مزے لوٹے
ہمیں بھی اُس بلا کا حوصلہ دو یا رسول اللہ

تمنا ہے محبت کو لقائے غوث الاعظمؓ کی | اُسے بغداد کا رستہ دکھا دو یا رسول اللہ
گرفتاران باطل ہیں طلب ہے حق نمائی کی | ہمیں عبد الصمد[1] سا رہنما دو یا رسول اللہ

حضرت مولانا عبدالباری صاحب قبلہ
برائے "ہمدم"

غرض حضرت کو وہاب[2] عبدرزاقین[3][4] و والی[5] سے
ملا کر مرتبہ انوار[6] کا دو یا رسول اللہ

۲۴ - دسمبر ۱۹۲۳ء

ردیف "و"

دشمن شیوۂ وفا شدۂ | ایں چہا کردۂ چرا شدۂ
کشتنم سہل گیر و عذر مخواہ | کہ سزاوار مرحبا شدۂ
شوق مخمور خواہدت کہ چنیں | شاہد بے حجاب تا شدۂ
ق
عشق لے شاہد عزیز مراد | کہ بلا ہر پئے جفا شدۂ
ہر بیماری ہوس بہ نہاں | چارۂ درد لا دوا شدۂ
ق
تو ہر مارا ز راہ دور و دراز | بہ دیر قرب رہنما شدۂ

"مشاہیر" بدایوں

عاشقی پیشہ کردۂ حضرت
شاہ در کسوت گدا شدۂ

۶ - فروری ۱۹۲۴ء

ردیف "ی"

عاشقوں سے ناروا ہے بیوفائی آپ کی | حد سے بڑھ جائے نہ شان کج ادائی آپکی
آرزو کے دل پہ آئینگی نہ کیا کیا آفتیں | در پئے انکار ہے نا آشنائی آپکی
خوبرو ہیں آپ مانا ہم نے پھر بھی اسقدر | دیکھیے اچھی نہیں ہے خودستائی آپکی
رہ گئی اہل ہوس ہیں یادگار حسن و عشق | ناز برداری ہماری دلربائی آپکی
مجھسے یہ اکثر کہا کرتا ہے وہ مخمور ناز | دیکھیے سمجھی ہے کہاں تک نارسائی آپکی

[1] حضرت سید عبدالصمد خدا نما احمد آبادی [2] مرشدی حضرت شاہ عبدالوہاب لکھنوی فرنگی محلی [3] حضرت شاہ عبدالرزاق لکھنوی فرنگی محلی و حضرت سید عبدالرزاق بانسوی [5] حضرت شاہ عبدالوالی لکھنوی فرنگی محلی [6] حضرت مولانا انوار لکھنوی فرنگی محلی جنکا باغ مولانا انوار لکھنؤ محلہ رکاب گنج میں مشہور عام ہے۔

اک ہمیں تو کچھ نہیں ہیں آپ کے طاعت گزار — تابعِ فرماں ہوئی ساری خدائی آپکی
کیسے دیکھے کون دیکھے آپ کا نورِ جمال — جاں جب ٹھہری ہوئی ہو رونمائی آپکی
آپ کو آتا رہا میرے ستانے کا خیال — صلح سے اچھی رہی مجھکو لڑائی آپکی
برق کا اکثر یہ کہنا یاد آتا ہے مجھے — "تنکے چُنوانے لگی ہم سے جدائی آپکی"
عرض کرکے حالِ دل کسدرجہ ہیں محجوب ہم — دیکھکر غصے میں صورت تمتمائی آپکی

"ہمایوں" لاہور

شاہ جیلاں رح کے سوا مشکلکشا کے واسطے
کون کرتا اور حسرت رہنمائی آپکی

۶ - فروری ۲۴ء

کسقدر دشوار تھی ہم پر جدائی آپکی — ہارے پھر اللہ نے صورت دکھائی آپکی
بدگماں کا ہیکو ہوتا آپ کا حسنِ غیور — ہمنے کیوں تصویر آنکھوں سے لگائی آپکی
نے نوازِ عاشقی نے نغمہائے حسن میں — بارہا آوازِ کانوں کو سنائی آپکی
شکوۂ غم کرکے نادم ہے بہت پاسِ وفا — یعنے ہم نے کس لیے غلطی جتائی آپکی
فرق اور فرقِ زمین و آسماں آیا نظر — شکل جب تصویرِ یوسف سے ملائی آپکی
بھول بیٹھے تھے الٰہی کیا کریں اس دلکو ہم — ہجر میں پھر یاد جس دل نے دلائی آپکی
مجھکو جو آتی ہے وہ لاریب ہے خوشبوئے حسن — ورنہ پوشش عطر میں کس نے بسائی آپکی
ربط جب دیکھا کہ غیروں سے بڑھایا آپنے — رفتہ رفتہ ہمنے بھی چاہت گھٹائی آپکی
آپ بھولے آپ کی صورت بھی بھولی اک مگر — دل سے کب تصویرِ غم ہمنے مٹائی آپکی
دل کہ مالامال غم تھا کتنی بیدردی کے ساتھ — ہمنے زور و کر وہ سب جمع لٹ لٹائی آپکی

۶ - فروری ۲۴ء

"ہزار داستاں" لاہور

جس سے حسرت ہو گئی زیر و زبر بزمِ سماع
کس قیامت کی غزل مطرب نے گائی آپکی

۶ - فروری ۲۴ء

شوق پر اب تک نہیں ثابت رکھائی آپکی — کس قدر ہشیار رہے بے اعتنائی آپکی
آپ کے عاشق تھے ہم جو رو نہ کیا کرتے نظر — اہل جنت سے قسم آنکھوں نے کھائی آپکی

شوق کو مجبور ہو کر چھوڑ دینا ہی پڑا
جب کلائی نازکی سے تھرتھرائی آپکی

آپ کو اسکی خبر کیا آپ تھے مصروفِ خواب
رات بھر زنجیرِ در کس نے ہلائی آپکی

آپ کے وعدے کی شب کھا کر فریبِ رنگ و بو
سیج کس کس شوق سے ہم نے سجائی آپکی

رشک سے مٹ مٹ گئے ہم دیکھکر گرمِ نظر
غیر نے محفل میں جب اُنگلی دبائی آپکی

گلشنِ اُمید میں چلنے لگی بادِ مراد
یا سواری میرے دروازے پہ آئی آپکی

سادگی ظاہر کی ہے باطن میں کیسی ہوشیار
بھید کی بات آجتک ہمنے نہ پائی آپکی

قتل کرکے مجھکو کہتے ہیں وہ کس کس ناز سے
یہ تو ہمنے صرف چاہت آزمائی آپکی

کس قدر ہمدردِ غم ہے لوٹ کر بادِ شمال
جب دکن سے آئی بوئے حُسن لائی آپکی

حسرت اُس کوچے کا پھیرا روز روز اچھا نہیں
رنگ لائے گی کسی دن یہ گدائی آپکی

"نگار" بھوپال — ۲۶ فروری ۱۹۲۴ء

تراوش کرتی ہیں رنگینیاں کیا اپنے مضموں سے
عبارت ہے یہ اُس جانِ جہاں کے عشقِ موزوں سے

اثر دیکھے تو کوئی حسنِ لیلائے تصور کا
قیافہ شوق کا ملنے لگا تصویرِ مجنوں سے

بھلا اُس دل کو یارو خواہشِ رہائی کیا نسبت
بنایا جسکو دیوانہ محبت کے وہ افسوں سے

بلا سے کثرتِ عشاق سے ناحق ہے بیزاری
شکایت کیجیے اپنے جمالِ روز افزوں سے

غرور اپنا نہیں بیجا کہ نسبت ہے برابر کی
تمہاری زلفِ عنبر کو ہمارے بختِ واژوں سے

نمایاں ہیں نرالی سرخیاں حُسن و محبت کی
ہماری چشمِ پرخوں سے ترے لبہائے میگوں سے

چمن میں جوشِ گُل کی کھنچ گئی تصویر جب حسرت
ملی ساغر کی سبزی سرخیِ صہبائے گلگوں سے

عقدہ وصالِ یار کا حل ہو تو جانیے
خوف و خلوص و علم و عمل ہو تو جانیے

گھبرا کے روح کہتی ہے روزِ فراقِ یار
اس نامراد آج کی کل ہو تو جانیے

تمکین و قہرِ یار میں مشکل ہے امتیاز
غصے سے ابروؤں پہ جو بل ہو تو جانیے

رہتی ہے اب تو غیر سے روز اُنکی چھیڑ چھاڑ
کچھ واقعی بھی ردوبدل ہو تو جانیے

تاریکیٔ فراق بہ نورِ خیالِ یار
شامِ ابد سے صبحِ ازل ہو تو جانیے

کیونکر کھلے، ہوئے ہیں وہ کس بات پر خفا
کچھ بھی جو بیرخی کا محل ہو تو جانیے

حسرت یہ رنجِ ہجر یہ قید اور یہ جورِ غیر
اس کشمکش میں آج غزل ہو تو جانیے

"مشاہیر" بدایوں — ۹- نومبر سنہ ۲۳ء

من توسے پریت لگائی کنھائی
کاہو اور کی سُرت اب کاہے کو آئی

گوکل ڈھونڈھو بندرابن ڈھونڈھو
برسانے لگ گھوم کے آئی

۲- اکتوبر سنہ ۲۳ء

تن من دھن سب وار کے حسرت
متھرا نگر چلی دھونی رمائی

"زمانہ" کانپور — ۱۷- اکتوبر سنہ ۲۳ء

مخمس ہندی اُردو فارسی عربی

کا سنا تجھ سکار کی بات کہی
کچھ فکر نہ شام و سحر کی رہی

دل گشت مرا زیں حلیہ تہی
الصبح بدا من طلعتہٖ

واللیل دجیٰ من وفرتہٖ

اورن سے ہوئی نہ یہ ہووے کبھو
کچھ فرق نہیں اس میں سرِ مُو

زاجازتِ او بہ ارادتِ او
سعت الشجرۃ نطق الحجر

شق القمر باشارتہٖ

کہاں رکھ کے بلائے کون گوا
کچھ بھی نہ کھلا حسرت بخدا

در پردہ چہ شد بہ شبِ اسریٰ
فاق الرسلا فضلاً و علا

فالعجز لنا باجابتہٖ

"شوکت" بمبئی — ۱۳- اپریل سنہ ۲۳ء

کتب مصنفہ و مولفہ مولانا حسرت موہانی بی اے ایڈیٹر اردوئے معلی و تذکرۃ الشعرا

دیوان حسرت — کمل مشتملبر دیوان حسرت موہانی حصہ اول - دوم - سوم - چہارم - جس کا پانچواں ایڈیشن یکجائی طور پر چھپ کر تیار ہوا ہے - اور پہلے چار مرتبہ اردو زبان کے قریب قریب کل رسالوں اور اخباروں میں شایع ہو کر عام طور پر مشہور و مقبول ہو چکا ہے - قیمت فی جلد عہ ر

دیوان حسرت حصۂ پنجم — حال ہی میں چھپا ہے - جیل کی تصنیف ہے - قیمت ۸ ر

دیوان حسرت حصۂ ششم — " " " قیمت ۸ ر

دیوان حسرت حصۂ ہفتم — " " " قیمت ۴ ر

دیوان غالب اردو مع شرح حسرت موہانی — دیوان غالب کی یہ مشہور اور قابل دید شرح - جس کا پانچواں ایڈیشن حال ہی میں چھپ کر تیار ہوا ہے - مع مقدمۂ مفید مشتملبر حالات غالب و تنقید کلام غالب - قیمت فی جلد عہ ر

حالات حسرت — یعنی سوانحعمری مولانا حسرت موہانی مع تصویر حسرت - مرتبۂ مولانا عارف ہسوی - قابل دید - قیمت فی جلد ۸ ر

انتخاب دیوان حسرت مع ترجمہ انگریزی و مقدمہ — یعنی حسرت موہانی کے دواوین حصہ اول دوم - سوم - چہارم کا بہترین انتخاب - ہر اردو غزل کے بعد اُس کا انگریزی ترجمہ بھی دیکھنے کی چیز ہے مترجمۂ چودھری نعیم علی ہاشمی بی اے سابق ایڈیٹر انڈیپنڈنٹ مطبوعۂ ٹائپ - حصہ اول - قیمت عہ ر

انتخاب دواوین — (حصہ پنجم) یعنی انتخاب دیوان ولی دکھنی - شاہ مبارک آبرو - قاضی محمد صادق خاں اختر - میر انشاء اللہ خاں انشا - مرزا قادر بخش صابر دہلوی - خواجہ میر درد علیہ الرحمہ - میر ممنون سونی پتی - ملک الشعرا امیر ذکی مراد آبادی - واجد علی شاہ اختر شاہ اودھ - مولوی سید علی حیدر طباطبائی نظم - شاہ کی میر تقی معاصر غالب - مولوی سید امداد امام اثر عظیم آبادی - نواب بنے صاحب مشتاق لکھنوی - طاہر فرخ آبادی -